اسلام میں خالہ کے رشتے کی اہمیت

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا ماں کی وفات کے بعد خالہ ماں کے قائم مقام ہوتی ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بلاشبہ سگی خالہ ادب واحترام اور تعظیم وتوقیر وغیرہ کئی معاملات میں حقیقی ماں کے قائم مقام ہے اور ماں کی وفات کے بعد اور زیادہ حسن سلوک کی مستحق ہے، مگر بہت سارے شرعی احکام مثلاً وراثت، وصیت وغیرہ میں حقیقی والدہ کے برابر ہرگز نہیں ہوتی۔

صحیح بخاری، سنن ابی داؤد، جامع ترمذی، مسند احمد اور مسند دارمی وغیرہ کی حدیث پاک میں ہے: ”(واللفظ للاول) الخالة بمنزلة الأم“ ترجمہ: خالہ ماں کے قائم مقام ہے۔ (صحیح البخاري، رقم الحدیث 4251، ج5، ص141، دار طوق النجاۃ)

علامہ بدرالدین ابو محمد محمود عینی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: ”أي في الحنو والشفقة“ ترجمہ: یعنی مہربانی اور شفقت کے معاملے میں (خالہ ماں کی طرح ہوتی ہے)۔ (عمدۃ القاري شرح صحیح البخاري، جلد17، صفحہ264، دار الفکر، بیروت)

المعجم الکبیر، شرح معانی الآثار، کنز العمال میں ہے: ”(واللفظ للاول) عن أبي مسعود قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم: الخالة والدة“ ترجمہ: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خالہ ماں ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد17، صفحہ243، حدیث677، مطبوعہ قاھرۃ)

علامہ زین الدین محمد عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ”(الخالة بمنزلة الأم) في الحضانة عند فقد الأم وأمهاتها لأنها تقرب منها في الحنو والشفقة والإهتداء إلى ما يصلح الولد۔۔۔(الخالة والدة) أي مثل الأم في استحقاق الحضانة لما ذكر“ ترجمہ: ماں اور نانی کے نہ ہونے کے وقت بچے کی پرورش کے معاملے میں خالہ بمنزلہ ماں کے ہوتی ہے؛ کیونکہ وہ مہربانی، شفقت اور بچے کی بھلائی جاننے میں ماں کے قریب ہوتی ہے۔ "خالہ ماں ہے" سے مراد حقِ پرورش میں ماں کی طرح ہونا ہے، اسی وجہ کی بنا پر جو (ابھی) ذکر ہوئی۔ (فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، جلد3، صفحہ502، مطبوعہ مصر)

مفتی محمد خلیل خان برکاتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: ”خالہ جب کہ سگی ہو تو وہ اپنے ادب و احترام اور تعظیم و توقیر اور دوسرے احکام میں بالکل حقیقی ماں کی مانند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے اس کا شمار محرمات یعنی ان عورتوں میں فرمایا جو مرد پر حرام ہیں، لیکن اس کے باوجود وہ بہت سے احکام میں ماں سے جدا۔ مثلاً ذوی الفروض و عصبات کے ہوتے یہ ایک دوسرے کے وارث نہیں، یا ان میں سے کوئی دوسرے کے حق میں وصیت کر جائے تو وہ ایک تہائی میں نافذ ہوگی، حالانکہ وارث کے لئے وصیت معتبر نہیں۔ یوہیں خالہ ماں کی جگہ ہے ماں نہیں، اور جیسا کہ قرآن کریم کا ارشاد ہے: ﴿اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ﴾ (المجادلۃ: 2) ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے یہ پیدا ہیں۔“ (فتاوی خلیلیہ، جلد3، صفحہ173، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3840

تاریخ اجراء: 16 ذو القعدۃ الحرام 1446ھ/14 مئی 2025ء